عبداللطیف خالد چیمہ

متحدہ سنی محاذ کا احیاء!

پاکستان کی کم وبیش 95 فیصد آبادی کا تعلق اہلسنت والجماعت سے ہے اور مختلف مسالک کے فروعی اختلافات کے باوجود دین کے بنیادی اصولوں پر سب کا اتفاق ہے اور انتشار وافتراق اور نامساعد حالات کے باوجود اتحاد بین المسلمین کے مظاہر بھی ساتھ ساتھ نظر آتے رہتے ہیں۔ اگر ہم شیعہ سنی کشمکش کا جائزہ لیں تو اِس گرم جنگ نے جانبین کا اب تک کتنا نقصان کر دیا ہے، اس کے تصور سے دل دہل جاتا ہے، علمی وسنجیدہ حلقوں نے کبھی بھی اس جنگ کی تائید نہیں کی اور نہ ہی کی جاسکتی ہے، اس جنگ کو لگانے اور بڑھکانے کے لیے بیرونی قوتوں اور ان کے مقامی ایجنٹوں نے کیا کردار ادا کیا اور اِس حوالے سے مشرق وسطیٰ کے ذریعے سے کیا کچھ مزید ہونے جارہا ہے، اِس کا احساس وادراک کرنا اہلسنت کے تمام حلقوں اور سرکردہ شخصیات کی ذمہ داری ہے تاکہ لگی اس آگ کو ٹھنڈا کیا جاسکے یا پھر کم ازکم مزید پھیلنے سے بچایا جاسکے، ماضی بعید اور ماضی قریب کی بعض مؤثر کوششوں کو مشعل راہ بنا کر شیخ الحدیث مولانا زاہدالراشدی، مولانا عبدالرؤف فاروقی اور راقم الحروف نے متعدد موقعوں پر اس پر مشاورت کی اور اس حوالے سے کام کرنے والے رہنماؤں اور کارکنوں کو توجہ دلائی کہ دنیا کے ہر روز بدلتے حالات اور خطے کی معروضی صورتحال کے پیش نظر ہمیں فکری ونظریاتی محاذ کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور اس حوالے سے بیرونی مداخلت کو روکنے یا کم ازکم اپنے حلقوں کو صحیح صورتحال سے باخبر رکھنے کے لیے کردار ادا کرنا چاہیے، عملاً مایوسی کے بعد 28 ستمبر 2014ء، اتوار ظہر کے بعد جامع مسجد خضریٰ سمن آباد لاہور میں مولانا زاہدالراشدی، مولانا عبدالرؤف فاروقی اور راقم الحروف نے اپنی اپنی جماعتوں کے سیکرٹریز جنرل کی حیثیت سے اِس مشاورت کو اتفاق رائے سے فائنل کرلیا کہ ایران میں خمینی انقلاب کے بعد پاکستان اور خطے میں جو کشیدگی پیدا ہوئی اُس کے اثرات کے تدارک کے لیے 1988ء میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) کی سربراہی میں اہلسنت کے حقوق کی بازیابی وبحالی کے لیے جو ''متحدہ سنی محاذ'' قائم کیا گیا تھا اُس محاذ کو از سرِ نو متحرک کرنے کی ضرورت ہے، چنانچہ مولانا عبدالرؤف فاروقی کو محاذ کا کنونیئر مقرر کیا گیا۔ مزید باہمی مشاورت جاری رہی تا آنکہ 19 اکتوبر 2014ء، اتوار بعد نماز عصر ہم تینوں اصحاب، مولانا قاری محمد طیب حنفی (بورے والا) کے اضافے کے ساتھ پھر اکٹھے ہوئے اور لمبی مشاورت کے بعد اخبارات کے لیے جو پریس ریلیز جاری کی گئی اس کا متن درج ذیل ہے۔

''متحدہ سنی محاذ نے فیصلہ کیا ہے کہ اہلسنت کے اصولی وقانونی حقوق کے تحفظ کی پرامن جدوجہد کو آگے بڑھانے کیلئے 1973ء میں مختلف مکاتب فکر کے ایک ہزار علماء کرام کی طرف سے جو دستاویز اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی خدمت میں پیش کی گئی تھی کو مشعل راہ بنا کر رائے عامہ کو ہموار کرے گی اور اس مقصد کیلئے عاشورہ محرم الحرام کے بعد قومی

سطح پر ''سنی مجلس مشاورت'' لاہور میں منعقد ہوگی جس میں کراچی سے پشاور تک کی نمائندہ شخصیات کو مدعو کیا جائیگا، یہ فیصلہ متحدہ سنی محاذ کے بانی ارکان مولانا زاہدالراشدی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، عبداللطیف خالد چیمہ اور قاری محمد طیب حنفی نے جامعہ مسجد خضریٰ سمن آباد لاہور میں منعقدہ اجلاس میں کیا، اجلاس کی صدارت محاذ کے کنوینر مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کی۔مشرق وسطیٰ میں پھیلی شیعہ سنی کشمکش اور پاکستان میں اس کے اثرات کے حوالے سے اجلاس میں طویل غور وخوض کے بعد قرار پایا کہ قتل وغارت گری اور فسادات کسی طور بھی ملک وملت کے حق میں نہیں ہیں اور ان کی مذمت کا عمل آگے بڑھایا جائیگا۔اجلاس میں طے پایا کہ 1973ء میں مختلف مکاتب فکر کے ایک ہزار علماء کرام نے سنی مطالبات کے حوالے سے اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو جو میمورنڈم پیش کیا تھا اور 1988ء میں مولانا مفتی احمدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) کی سربراہی میں ''متحدہ سنی محاذ'' قائم کر کے جو مطالبات پیش کیے تھے ان کو سامنے رکھ کر ''متحدہ سنی محاذ'' کو دوبارہ منظم ومتحرک کیا جارہا ہے اور اس کے لئے تمام متعلقہ حلقوں اور جماعتوں سے رابطہ اور مشاورت کر کے محرم الحرام کے دوسرے عشرے میں ''سنی مجلس مشاورت'' لاہور میں طلب کی جائیگی، اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ دارالعلوم تعلیم القران راجہ بازار راولپنڈی کے گزشتہ سال کے المناک سانحہ کے بارے میں حقائق کو منظر عام پر لا کر اس کے اسباب وعوامل کے سدباب کیلئے فوری اقدامات کیے جائیں کیونکہ محرم الحرام دوبارہ قریب آرہا ہے اور راجہ بازار کے سانحہ کے بارے میں کوئی سنجیدہ کارروائی سامنے نہیں آئی جس سے مزید خدشات جنم لے رہے ہیں اور عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے۔اجلاس میں دارالعلوم تعلیم القران راولپنڈی کے نائب مہتمم مولانا مفتی امان اللہ قتل کیس کے ملزمان کا سراغ لگا کر کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ بھی کیا گیا اور کہا گیا کہ اہل سنت سے تعلق رکھنے والے علماء کرام اور کارکنوں کے پے در پے قتل نے صورت حال کو گھمبیر کر کے رکھ دیا ہے اور حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنی غیر جانبداری ثابت کرنے میں بُری طرح ناکام ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں جس سے اہل سنت کے تمام طبقات میں غم وغصہ بڑھا ہے۔متحدہ سنی محاذ کے کنوینر مولانا عبدالرؤف فاروقی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تمام دینی جماعتوں اور مسالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور اہلسنت کے چودہ سوسالہ متفقہ وموروثی عقائد اور حقوق ومفادات کے تحفظ کے لئے مشترکہ لائحہ عمل کی طرف آئیں تاکہ پچانوے فیصد اکثریت پر مشتمل سنی اکثریت کے حقوق کی پامالی کے خطرناک سلسلے کے آگے مؤثر اور مضبوط بند باندھا جاسکے۔''

بعدازاں (اسی رات) نو بجے شب کے لگ بھگ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کا جو اجلاس مرکزی دفتر نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں ہوا اُس کی پریس ریلیز یہ ہے۔

''مجلس احرارِ اسلام پاکستان نے تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کو جدید بنیادوں پر اُستوار کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور کہا ہے کہ قیام حکومتِ الٰہیہ، تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموس صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی پُرامن جدوجہد ہر حال میں جاری رکھی جائے گی، مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر احرار لاہور میں مجلس

احرارِ اسلام پاکستان کے نائب امیر سید محمد کفیل بخاری کی صدارت میں منعقد ہوا اور اس میں مرکزی سیکرٹری جنرل عبد اللطیف خالد چیمہ، ملک محمد یوسف، میاں محمد اویس، قاری محمد یوسف احرار، قاری محمد قاسم اور دیگر نے شرکت کی، اجلاس میں ''متحدہ سنی محاذ'' کو دوبارہ منظّم و متحرک کرنے کے فیصلے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سنی علماء اور کارکنوں کی شہادتوں کے مسئلہ پر اپنی غیر جانبداری کو یقینی بنائے اور فسادات کو روکنے کے لیے توہینِ صحابہ کو روکے، سید محمد کفیل بخاری نے صدارتی خطاب میں کہا ہے کہ بعض معاملات میں حکومت کے یکطرفہ اقدامات فسادات کا موجب ہیں، انہوں نے کہا کہ اہلسنت کے مدارس و مساجد کے سامنے سے ماتمی جلوسوں کے راستے تبدیل کیے جائیں، اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ 12 ربیع الاوّل کو چناب نگر میں ہونے والی آل پاکستان ''احرار ختمِ نبوت کانفرنس'' کے ابتدائی انتظامات کے لیے 24 اکتوبر کو جامع مسجد احرار چناب نگر میں مشاورتی اجلاس ہوگا، جبکہ انتظامی کمیٹیوں کے ذمہ داران اور ارکان کا ملک گیر اجلاس 21 نومبر کو چناب نگر ہی میں ہوگا، اجلاس میں لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے آسیہ مسیح کی سزائے موت کے فیصلے کو بحال رکھنے کا خیر مقدم کیا گیا اور ایسی خبروں پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ بعض مقتدر حلقے رمشا کی طرح آسیہ مسیح کو پاکستان سے بیرون ملک بھجوانا چاہتے ہیں اور کہا گیا کہ اس قسم کی خبروں سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ امریکہ، یورپی یونین اور خود ہمارے حکمران توہین رسالت کے ملزمان کی سرپرستی کررہے ہیں۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آسیہ مسیح کو قانون کے مطابق سزا سنائی گئی اور لاہور ہائی کورٹ نے قانون کے مطابق سزا کو بحال رکھا۔ انہوں نے کہا کہ کسی قسم کی ماورائے آئین وعدالت آسیہ مسیح کو رعایت دی گئی تو اس کی نحوست کا وبال حکمرانوں پر آئے گا۔''

شیعہ سنی کشمکش کے حوالے سے یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ ماتمی جلوسوں کو شاہراؤں پر لا کر فسادات کبھی ختم نہیں ہوسکتے، شیعہ عبادت کو اُن کے عبادت خانوں تک محدود کرنا ضروری ہے، ایران میں 65 فیصد شیعہ آبادی کی بنا پر ایرانی دستور میں ایران کو شیعہ سٹیٹ ڈیکلیئر کیا گیا ہے اور وھاں محرم کی مجالس چار دیواری اور عبادت خانوں تک محدود ہیں۔ ایران میں 30/35 فیصد سنیوں کو وہ حقوق حاصل نہیں جو پاکستان میں 2/3 فیصد شیعہ کمیونٹی کو حاصل ہیں، اندریں حالات حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید و تنقیص کو روکنے کے لیے مؤثر قانون سازی کی جائے، پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دینا سنی اکثریت کا جائز مطالبہ ہے اور اس سے دائرہ کار طے ہوجائے گا بصورت دیگر اس شورش کو دبانا ناممکن نظر آتا ہے۔ امام اہلسنت، قائد احرار، جانشینِ امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ''بقول'' ہم غیروں سے کچھ چھیننا نہیں چاہتے! بلکہ صرف اپنے اصول و عقائد کی تبلیغ، عبادات وشعائر کے بقاء، اپنے تمام اکابر کی یاد منانے اور ان کے فضائل و مناقب کی اشاعت و تشہیر نیز ان کے احترام و تعظیم کے لیے مکمل تحفظ کے سلسلہ میں اپنے ''غصب شدہ حقوق کی بازیابی و بحالی'' ہمارا مطمع نظر ہے۔　　　وماعلینا الا البلاغ